نابالغ پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13751

تاریخ اجراء: 20 رمضان المبارک 1446ھ/21 مارچ 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک نابالغ بچہ ہے، اس کی ملکیت میں سونا اور کیش موجود ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت سے کافی زیادہ ہے اور یہ مال اس کے والد نے بحفاظت اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ باپ نے اس کا صدقۂ فطر ادا کرنا ہو، تو کیا اس کے مال سے ادا کرے گا یا اپنے مال سے بھی اس کا صدقۂ فطر ادا کر سکتا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس نابالغ بچے کی ملکیت میں حاجت سے زائد ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر یا اس سے زائد مال موجود ہے، تو صاحبِ نصاب ہونے کی وجہ سے اس کا صدقۂ فطر اسی کے مال میں واجب ہو گا، لہٰذا اس کے والد کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اس کے مال سے اس کا صدقۂ فطر ادا کر دے، البتہ اگر والد نے نابالغ کے مال سے اس کا صدقۂ فطر ادا کرنے کے بجائے، اپنے مال سے ادا کر دیا، تو بھی صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا کہ جو شخص عیال میں ہو، اس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنے کی صورت میں استحساناً صدقۂ فطر ادا ہو جاتا ہے۔

ردالمحتار میں بدائع الصنائع سے منقول ہے: ”أما العقل، والبلوغ فليسا من شرائط الوجوب في قول أبي حنيفة وأبي يوسف حتى تجب على الصبي، والمجنون إذا كان لهما مال ويخرجها الولي من مالهما“ یعنی امام اعظم وامام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے قول کے مطابق عاقل وبالغ ہونا صدقۂ فطر واجب ہونے کی شرائط سے نہیں ہے حتی کہ بچہ اور مجنوں پر بھی صدقۂ فطر واجب ہو گا جبکہ ان کے پاس مال ہو اور ان کا ولی ان کے مال سے ادا کرے گا۔ (ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 365، مطبوعہ: بیروت)

النہر الفائق میں ہے:"قالوا: ادی عن الزوجۃ والولد الکبیر جاز استحساناً وظاھر ما فی الظھیریۃ ان ھذا الحکم جار فی کل من فی عیالہ" یعنی فقہا نے فرمایا: کسی نے اپنی زوجہ و بڑے بیٹے کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دیا، تو استحساناً جائز ہے اور جو ظہیریہ میں اس کا ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم ہر اس شخص کے حق میں جاری ہو گا جو اس کے عیال میں ہے۔ (النہر الفائق، جلد1، صفحہ473، مطبوعہ: بیروت)

ردالمحتار میں ہے:"قال فی البحر: وظاھر الظھیریۃ أنہ لو أدی عمن فی عیالہ بغیر أمرہ جاز مطلقا بغیر تقیید بالزوجۃ والولد" یعنی بحر میں فرمایا: اور ظہیریہ کا ظاہر یہ ہے کہ اگر کسی نے اس شخص کی طرف سے بغیر اجازت صدقہ فطر ادا کر دیا جو اس کے عیال میں ہے، تو مطلقاً جائز ہے اس میں زوجہ و بیٹے کی قید نہیں ہے۔ (ردالمحتار، جلد3، صفحہ370، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:"قربانی و صدقۂ فطر عبادت ہے اور عبادت میں نیت شرط ہے، تو بلا اجازت ناممکن ہے، ہاں اجازت کے لئے صراحۃً ہونا ضرور نہیں، دلالت کافی ہے، مثلاً: زید اس کے عیال میں ہے، اس کا کھانا پہننا سب اس کے پاس سے ہوتا ہے یا یہ اس کا وکیلِ مطلق ہے، اس کے کاروبار یہ کیا کرتا ہے، ان صورتوں میں ادائیگی ہو جائے گی" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ453، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے:"نابالغ یا مجنون اگر مالکِ نصاب ہیں تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے، اُن کا ولی اُن کے مال سے ادا کرے" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ936، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net